

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اے افرادِ جماعت احمدیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

اب سے کم و بیش تین ماہ پہلے مجھے ایک خط جناب رانا عطاء اللہ صاحب ایاز کی طرف سے ملا تھا۔ میں نے اس دوران میں کچھ اور مضامین لکھنے شروع کیے ہوئے تھے۔ اب ان مضامین کی تکمیل کے بعد خاکسار رانا صاحب کے مضمون کا جواب لکھے گا۔ رانا صاحب کے بقول انہوں نے میرے کافی مضامین پڑھے ہیں۔ یہ تفصیلی خط انہوں نے میرے مضمون نمبر ۳۰ ”سبزاشتہار کی روشنی میں پیشگوئی مصلح موعود کا تجزیہ“ کے جواب میں لکھا ہے۔ میں افرادِ جماعت کی خدمت میں رانا صاحب کا یہ خط پیش کر رہا ہوں۔ آپ سب اس خط کو بغور پڑھیں۔ اس خط میں اٹھائے گئے سوالات پر بھی غور کریں۔ میرا مضمون نمبر ۳۰ ”سبزاشتہار کی روشنی میں پیشگوئی مصلح موعود کا تجزیہ“ بھی ایک بار پھر پڑھیں اور دیکھیں کہ کیا رانا صاحب نے میرے مضمون میں اٹھائے گئے سوالات کا جواب دیا ہے یا کہ نظامِ جماعت کے طریقہ کار کے مطابق خالی نعرے بلند کیے ہیں۔؟ کچھ وقت کے بعد خاکسار رانا صاحب کے خط کے جواب میں ایک مضمون جس کا عنوان ہوگا ”چہ دلا اور است دزدے کہ بکف چراغ دارد“ (وہ چور کتنا دلیر ہے جو ہاتھ میں چراغ لیے ہو) اپنی ویب سائٹ پر لگائے گا۔ بعد ازاں قارئین کرام میرا جوابی مضمون بھی پڑھ لیں اور اس طرح ایک بار پھر آپ سب کو خلیفہ ثانی صاحب کے دعویٰ مصلح موعود کی حقیقت کا ادراک ہو جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

والسلام

خاکسار۔ عبدالغفار جنبہ

..... جنہ نے نزل بہت مبارک اور بدل الیٰں و ظہرہ موجب ہونا۔ نور آتا ہے نزل۔
حکو قدرت نے اپنی رضا مندی کے طور سے معلوم کیا۔ ہم آں میں اپنی روح ڈالینگے۔

اور فرما سائے اس سر پر بیٹھا۔ وہ بلا جبر بیٹھا۔ اور اس کے دل کی رستھا لگا

مذہب پرانا۔ اور زمین کے کناروں تک پھرتے یا بگھایا اور تو میں جس پر تہا رکھی۔

آپ نے ظلم سے اور آفری وہ سہروں میں حضرت سید محمد رسالہ اسلام کے انشا و آیت ہی سکا ہے۔ کہ
معلیٰ موعود کے وقت میں جو پیشگوئی ہے۔ وہ اس عبارت کے شروع ہوتی ہے۔ "اس کیسے تو

فضل ہے جو اس کے آنے کیسے تو آئیگا۔" اس معلیٰ موعود کا نام الہامی عبارت میں

فضل رکھا گیا ہے۔ دوسرا نام محمود اور تیسرا نام اس کا بشارت نامی ہے۔

اور دیکھو نام میں اس کا نام فضل عمر کا ہے کیا گیا ہے۔ اور صریح ہے کہ اس کا آنا موعود انوار

میں رہتا۔ جب تک کہ یہ بشارتیں پوری نہ ہو جائیں۔ اُن کا یا جاتا ہے۔ . . . 4

①۔ بشارتیں توفی کے بعد نرسالہ موعود کے اندر بشارت نامی پیدا ہونا ہے۔ جس کا نام خود

حضرت سید موعود کے نام سے "بشارت الہامی محمود احمد" رکھا۔

آپ عبارت کو دوبارہ پڑھیں۔ کہ جہاں لکھا ہے کہ معلیٰ موعود کی پیشگوئی اس

عبارت سے شروع ہوتی ہے۔ . . . تو اسے علم بشارت کہا گیا آپ کو حضرت

سید اسلام کی خود بتائی ہوئی بات سے افسندہ ہے جس میں وہ انوار کا نام

فضل عمر۔ محمود۔ بشارت کے الفاظ آتے ہیں + اگر یہ معلیٰ موعود نہیں ہے تو حضرت

نے تو حضرت ان کا نام معلیٰ موعود دوسرا نام نہیں رکھا۔ پھر یہ بشارت ہے کہ وہ تو سال کے

معد میں پیدا ہو کر بیٹھا + اور وہ سائنس پیشگوئی پیدا ہو چکا ہے۔ پھر اس کے

آگے شک و شبہ ہوتی نہیں رہتا کہ یہی جو تو سال کے موعود کے اندر پیدا ہوا

ہے وہی معلیٰ موعود ہے۔

② اب دیکھنا ہے کہ کیا وہ نفسانیات جو معلیٰ موعود کے بارے میں بتائی گئی ہیں

پوری ہوئی ہیں کہ نہیں۔ اگر نہیں تو پھر تو آپ کے دعویٰ کے بارے میں عذر کیا چکتا ہے

اور اگر وہ پوری ہو گئی ہیں تو آپ کو کیا اعتراض ہے۔ حضرت تو اسے نہیں بتائی جب سائنس

کھلے۔ تو مان لینا ہی سعادتمندی ہے۔

روا دیکھئے معلیٰ موعود کا نام فضل عمر رکھا گیا ہے + حضرت علم پر بدھو موعود کے

میں علم کے ناز پر علم ہوا تھا۔ اسی معلیٰ موعود پر بدھو موعود کے علم کے ناز پر علم ہوا۔

دنیا میں

اور دکن مکہ آباد ہوا۔ وہ مکہ اسلام گزرنے گیا۔ اور وہاں اسلام
پھیل گیا۔ اب اس کا حصہ ثانی و بیسے بھی رہتی ماں کے تو اس دوسری
غیر ذی زرعہ میں خدائے کی دس سوئی توفیق سے آئے + پانی نہیں تھا۔

دعا و نتیجہ میں ابھام پھو۔

ہاتے پوتے ضارب کے تقدیر نے جناب
یا اے سے کی پانی بہا دیا

یہ مکہ ثانی کے (دوسرے) آباد ہو گیا۔ وہ پانی سے بھی دوبارہ
خدائی فضلے ہو کر بہ ذریعہ زمین کے کناروں تک اسلام کے پھیلنے

اور آئے قدرت فضلے ہو کر نے بہ لفظ اللہ شروع ہوا کہ فریب میں

جو بیجم پویا تھا۔ انہی کے صدقے ۱۹۵ سماج میں اقداریت کے لئے قائم

ہیں + شتر سے زیادہ زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم صرف قدرت سے تائید

دہانت (مقام) کے پھیلنے کے لئے پتے پتے مساجد کا حال بچھو گیا ہے

اگر شہر چٹھوں کو نظر نہ آوے تو اس میں انکی آنکھوں کے قصور سے

ہیں آب فائق کو تسلیم کریں۔ ان خدائے کی فعلی شہادت سے زیادہ اور

کوئی شہادت میں آپ کو پیش کریں + اسکی اپریل کے وسط میں جو گمانا

دورہ قدرت تائید کے باوجود منظر کی بدولت آسمان نے دنیا کو کیا کیا

ایمان افزہ واقعات دکھائے + ان مناظر کو دیکھ کر ان لوگوں کے دہرے

سمندر کو دیکھ کر کیا تکرا کر تھا۔ گویا کہ آسمان کے خدا اتر آیا ہے۔

جناب علی رضا صاحب! میں گزرنے بلانہ سے کام نہیں لے رہی + یہ سب کچھ

ایک گزور اور ناپائیدار سیاحوں کی طرف سے کویت وغیرہ کے نام نہاد مسلمانوں

کی دستکاری سے پھیلنے والی حاکمیت کے افراد کی طاقت سے باہر ہے۔ جو اقلیت

آئینہ آئینہ صدائے حق ہے کہ صدائے حق سے خدائے حق کے ذریعہ دنیا میں

دعا گویا ہے۔ یہ انقلد بے عظیم ایسی حکومت یا دنیا کی ساری حکومتوں کے لئے ہے۔
کے لئے نہیں کہ سکتا :۔ یہ وہ تقویر ہے جو بدلیگی نہ تبدیل ہے

آپ نے جو حوالہ دیا زکی غنیمت کے بارے میں اپنی تحریر میں دیکھیں۔
1886ء کی پشیلوی صلح لفظاً اور عدد تو سال در اندر آئی وجود
مراہٹا 20 فروری

پیدا ہوا تھا۔ اس کے بعد جب حنفیوں نے پشیلوی صلح کو پشیلوی صلح کے نام سے کہا
1907ء میں اس کے نام کی بنیاد پائی
الہام آتے رہتا ہے کہ آخری ایام 17 نومبر
1899ء متور ممبر کے ہیں تب زکی غنیمت عنقریب عطا کر دیا
13 اپریل

اب آپ نے فرمایا استدلال کہ برکت پشیلوی صلح (بہارات در وقت)
1886ء کے وقت حضرت خلیفۃ المسیح
یہ بجائے وہ وقت ہے۔ 20 فروری

دوسرے نہیں تھے پشیلوی صلح کے ساتھ مددہ وہ ممبر پیدا ہو گیا۔ اس میں
اس نام
آپ ذرا مہربان نہیں کہ فضل عمر ہو گیا۔ محمود ہو گیا۔ بیدار رہا۔ کبھی عمر ہو گیا۔
علیم غنیمت اور ذہین ہو گیا۔ دنیا سے سناروں تک شہرت پائی۔ قریب اس کے وقت
پشیلوی صلح کے بارے میں دستکاری ہو گیا۔ دیکھا دیکھا یہ ساری عدالتیں
نشانی

خدا کی قسم خلیفۃ المسیح تائی ہیں 100 ہائی تائی ہیں + ایک ایک لوری کتاب
کے پاس ہے۔ یہ اس کے نہیں۔ اگر تم نے پشیلوی صلح کو اللہ کے نام سے کہا تو اس
کو پشیلوی صلح کہہ کر دیا۔
و خود یہ سچا ہے۔ ڈاکٹر تقویٰ اور القاسمی 1907ء

3) زکی غنیمت کی پشیلوی آخری صلح 17 نومبر 1907ء کی ہے + اس وقت زکی غنیمت
نہیں تھا۔ مگر یہ زکی غنیمت کے بارے میں ہے جو اس وقت پشیلوی صلح
فرمایا ہے + کہ وہ خدا کی ایام محمد التوحید التوحید یا انباء
میں آتے ہیں دنیا کی صلح اور تصدیق ہمیشہ کی ڈیڑھی خدا کی نے ازراہ تنقید
حققت ہے خود عبد اللہ کی صلح کی ہے اپنی نقد کر کے ہے حنفیوں کے لئے

آپ فرماتے ہیں کہ جب میں $\frac{23}{24}$ سال ہ تھا تو آپ نے مجھے ایک شہنشاہ دعا سکھائی۔ جو ذیل ہے۔

۱۔ میرے اہل و عیال کو برکت و خوشحالی میں ڈالیں۔ اور میں طالب علم کے غفار بنوں
میں دنیا بھراؤ بندہ در پرتیرے آریا + سر سندا کے آریا + اپنے برن سا لولیا
سعدیں میں دو رنگ برن آریا سارکے پو + در در کی ٹوکریوں کے ماکد میں کمار کمار
تو باک صند کر کے نہ ٹیک بھی بناؤ + اسلام کی حیت دل میں رکھنا دے۔

پیران دستوں میں کر دیا ہے میں شلم + اسلام کی فتح آریا ہو چکو میر رحم
اسلم کی صداقت و نبی میں پیدا + شمس بدانت میں موسیٰ کہیں جلدوں۔
اسلم پر جبر میں اسلم پر سوں میں + پر قہر اپنے 3000 اس کی نظر کروں میں
برائی سے بچوں نہ زناں پر بوسہ وقت + تیرے جنس ہاں میں صلی تو کر صفاقت

۲۔ آپ آریا دعا ذکر کرتے ہیں جس میں صدقوں نے زماہ غنا ز غنا پڑھا کرو۔ اور دعا پڑھا کرو۔ پورا آپ
اپنے اپنے ہوتے دعا نیکہ شعار کرتے ہیں پورا آپ سال 1983 میں نبی مد علم جاننے کے سیدہ زینب کے پاس
آپ نے چالیس دن آریا کریں + پورا آپ نے خود یقین پڑھا۔ دعا پڑھیں۔ پورا اس میں نبی فرماتے ہیں 10 مقام
پورا + ان سارے وقت تک آپ کو علم نہ ہوگا کہ آپ پہلے در لادیت دیکھ 1983 کی دعویٰ دعا پڑھنے

جو ساری آریا دنیا جانتی ہے بیکہ نیرا آریا تو آپ میں آکا دعا کہیں منظر سے واقف ہیں کہ یہ نظم
شفق نے سا بیواں و شلم آریا راہ دولی کہ تیرے دل سے مانگی تھی جنکو پانی میں کہہ
پو چھا تھا۔ اور اس نظم میں براہ ارشد سے چلنا و الحق کو فرعون سے فرود جبے القاب کے پورا آریا +
اور یہی دعا ہے تجھ میں وہ فرود تو ہے میں چل کر بے شمس پو بیوا + چونکہ زمین پر کہ نہ نہ آسمان پر رک +
در مدحق کا دعا کو خدا تبار نے ایسے آریا میں قبول نہایا۔ کہ وہ جو ان آریا دعا کو پانی

۳۔ کے غنم صبح زما کی دعا تھا پورا آریا میں غنم مراد ہے کہ خاص کر آریا اور ان کی
در اس دعا میں خود قدرت ^{طہ} ہے اور پورا مراد ہے۔ جب ان سبہ غنم ہاں صبح پورا
کہ تو آریا ہے۔ تو موت آریا میں تیری سوزہ دل کی + یہ سارکے سارکے نظم آریا اور ان کی
سا بیواں کہیں مرقی دو ستوں جن میں اصل کردار دانا نیرا ہے سبب سے سبب کو اول
کھے پجایا، کہ خدا تبار کا ہ قادر مطلق ہے جو ہر جگہ یقین سے ہے۔ وہ ان آریا دعا کو پانی میں
فرود زما و الحق اور فرعون نے زما نہ عالم میں پھیلے ہوؤں کو نکال کر اپنے آنا کہ مال
لندن فرما نیت سے لکھو دنیا ہی خدا در کیم قادر ہونے اور ہر وقت ہوتے ہے۔ اور یہ بھی اللہ تعالیٰ نے
پورا صلیفہ دعا کو اس دعا پجایا ہے پتہ چلتا ہے + لکھو میں کہ قطع کسی ٹھوکے سے کسی نے پو چھا تھا کہ

دو تے دو تے اس بھوکے سے جرب دیا۔ کہ چاروہ ٹیالا۔ وہی لطفیجھے تو آب پرفٹ نظر آتا ہے۔ اگر کوئی
 آپ اندر دھلیج درود نینے، غالباً سال ¹⁹⁸³ میں میں نہیں سمجھتا کہ شوق پیدا ہوا۔ یا کوئی دیکھتا عادتہ نہیں آتا۔
 درود سے پہلے تو آب چھٹے بدلے خلوت اور وہ شیدا کی آخری تھے ابھی تک آپ پر دم ہوا ہے۔ نے فرما
 داتا کو صلح درود کی طرف تر خود ٹوڑیا۔ بعد میں فرمایا ہے کہ میں یہاں صلح درود کا اشارہ ہے۔ غدار نماز
 پر ہمارے مانتا ہے ^{میں نے} + غار کی تعلقیں آپ کی سنتی کہ یہ کرم درنا تھا۔ نہ کہ صلح درود بنانا۔ اسی طرح
 دعائیں نظم تو سب سے اول درخلم ایسا راہ لائی کہ تھی۔ اور انکو آپ بھوکے آدمی کے لیے اپنی طرف پھیر دیا +
 سید کی نظم ان اشعار میں کہ وہاں کسی در صلح درود یونینا اشعار تھے ہیں۔ جیسے تو ہی بھوکے آدمی والا
 لطفیج یاد آتا ہے۔ ذرا صلح درود فرمائیں۔

دو کڑی صبر سے ہم سوا تیرا آفت طلب و جوڑ لیا تھی۔ آہ لومنی سے ٹکرائے طرفان ^{سے} صلح درود سے
 یہ دعائی تھا فقیر کہ عطا سا مردوں میں بنا اور وہاں آئے ہیں دیکھنا مرد حق کی دعا کمری نانتوں کو نقل نہیں
 عمر چار ہے ہوش لا دو کڑی چار نہیں اس دعا سے ^{میں نے} + اے غم جو زمان کو کھو ^{میں نے} آفت موت آگے لٹی تو وہاں

مضامین نظم ہے۔ مرد حق خود خدا کا ہے سب کا خلیفہ ہے سب کا ابو ہے۔ ان کو کہہ آ
 کہ مرد حق کی دعا کو خدا تعالیٰ نے کیسے حیرت ریز طور پر قبول فرمایا۔ یہاں کہ میں ذرا بھروسہ کرتا ہوں
 دنیا ہی تو نہیں ہے بس پوچھتے تھے کہ اب دعا درود کوئی چارہ نہ تھا۔ تو جب غم سے ^{میں نے}
 دل بھول گیا اقر یہ درود نہیں حضرت خلیفۃ المسیح نے کہا تھا ہے۔ تو یہاں کسی ہا ہیندہ
 جو آئیں ہمارا ہمارا کر ان سطحوں کی طرف دیکھو کہ تھا۔ اور سب سب مرد حق کی
 دعا سے مال کو ٹھہریں سے نسل کر رہے آقاہ قوروں میں لٹنی ہے چھٹے + + خدا کو خوش کرد
 اور اس غم سے باہر آباد + آتے حلقہ فراب اور القادس میں نے بہت کڑی نظر سے مطالعہ کیا۔
 یہ صرف یہ صرف آ پو خدا کے ہضم ^{تذرت ثانیہ} ساتھ اس طرح کی تعلقیں دینا کہ نہیں ابھی تک
 آپ کے فلانیت اقر یہ در تا ہے سب اسلام کی آپ قدرت لینی ہا ہیندہ ^{میں نے} سب سے اول
 کہ آپ اپنے کو کچھ سمجھ بیٹھے + ابھی تک یقیناً آگے آئیں دعاؤں اور انہوں کی بنیاد پر آپ
 رخص کرنا ہا ہیندہ تھا۔ شکر ہے کہ سب سے آپ زمین کی طرف چکے سے دنا اور من نہ ہونا۔ جو کچھ
 سب سے اول میں نے غم کیا ہے (اللہ اعلم) + ہر اسم غفار ہے! آپ ہا ہیندہ عطا کردوں۔ ذرا غم
 سے سنا۔ اگر تو آ پو شکر سے صدر ہے۔ اب یقیناً مال ہے۔ اور آپ واقعی صلح درود عطا کرتے اور آپ سب سے اول
 وہ دعا ہے اللہ ہی کی ذریعہ اور ہی صلی اور لاد بیخ آب اور واقعی ذہینہ ^{میں نے} ضمیمہ اور دل در صلح ہیں

اب آفری نذرش

اور اس قسم یہ بتائیں کہ :-

- 1- زکی غنیم کو حضرت سید محمد مصطفیٰ نے کہا کہ اس کتاب میں زیادہ سے زیادہ مصلحہ ہو اور سیر ماہ ؟
- 2- یہ سیکھوئی مصلحہ ہو اور سیدہ رشتہ دار میں ہمارے نزدیک یاد رکھنا یا اس آیت آہ ان میں صرف وہی نسبتیں کی نسبتیں فرمادیں۔ جو آپ کی ذات پر نف آئی ہے؟
- 3- "خدا نہیں ہے" غفار میرا خود دعا کر د" اس میں کیا اشارہ ہے کہ آپ مصلح ہو
- 4- "غنیم سیر انزل" جو ہے حضرت سید محمد مصطفیٰ پر ہے دل کے راز کا ہے کیا ہے
- 5- وہ نسبت کتاب میں نام "اب آفری نذرش" ہے جو آپ جیسے انسان کو تو اس کو بھی تھا نا نہیں چاہیے۔ اگر نہ جنہ در دل میں اس قسم کی بیماری ہوتی ہے۔ تو وہ اپنی ذہنی حیاتی اور پورے کوششوں کو دیکھتے ہیں اس قسم کی کتابیں ہر بیمار بیمار کے بیانیہ ہاں ہاں کے خلاف لکھی ہوئی کتابیں دشمنان اسلام یا دہریوں۔ نیز تو ان "خیر بیرون" لکھی ہیں اس قسم کی لکھی ہوئی حضرت مصلحہ ہو کر وہی جو کردار کسی کے لئے پیدا ہوا ہے اس میں یہ حضرت مصلحہ ہو کر وہی جو صورتیت سے رہنے کے صورت کی دلیل ہے۔ یہ وہی دل والا اور تقویٰ انسان کسی پر اندام رکھنے کے کو سول خود بھاننا ہے + یہ آپ قسم کر لیں کہ اس پلید کتاب سے مندرجات در باہر میں کفر و کفر کی وجہ سے کرتے ہیں آج کے گزشتہ ہیں۔ تو یہ لعنت بھیجواں کہنے کے ہیں۔
- 6- آپ ایک طرف تو خلفائے اقصیٰ کو غاصب کہتے ہیں دوسری طرف آپ حضرت خلیفہ کی نظم جو اس کے راز لکھی ہیں (کیسی) کی تربیت سے بڑے درد دل سے لکھی گئی ہے اس کو آپ اپنی صورت سے ہر طور پر پیش کرتے ہیں + یہ عجیب ہے بلکہ کہ ایک غاصب خلیفہ جو فرما رہے ہیں یہ اس کی نظم کو الپا ہی سے سمجھ لیا۔ کیا کسی ظالم انسان کو اس قدر ذمہ دار نام دیکھ کر کہے؟
- 7- اگر حضرت سید محمد مصطفیٰ صحابہ صحابہ حضرت محمد کو مصلحہ ہو کر نہ یاد دیتے۔ تو قطعاً کہ بات ہے؟ پھر ایمان بالفیض اور دونوں کی شناخت کسے ہوتی؟ یہ سیکھیں میں ارفا

یہ لو اختیار کرنا۔ یہ ترسنت قدیم ہے۔ اگر خدا صاف بیکار ہو تو نہیں تو نبیوں کی عدم
 شناخت کون کرنا؟ + آیت یہ کیسے کسے دیا کہ بکبر الہین خود اقر کی بیدار کن رہے حضرت
 نے کہیں نہ کہا کہ میں نے کجا صلح ہو خود ہے + یہ تو الہی سنت وہی فلا ہے کہ وہ ایسے عظیم الفاظ
 کی کسے لفظوں میں وضاحت کرے + اور چونکہ حضرت صیحہ در عدد مسدود بھی وفادار سن تک خدا سے بیدار
 نہیں بتایا کہ صلح در عدد کون ہے۔ اسی بنا پر تو حضرت خلیفہ ثانی خورشید نے کہا کہ جب خود
 کو خدا تباری نے وضاحت کے نہیں فرمایا۔ تو میں کون ہوتا ہوں بجز خدا تباری در آئناہ یا القایا فریب
 کہ دعویٰ صلح در عدد کر دیا؟۔ مفری تہ تو پہلے ہی دن اعلان کر دیتے۔ صلح در عدد نہیں اشرق
 ہوتا۔ تو جاہلتہ در بڑوں در امر دیر ہی اعلان کر دیتے + یہی تو کر دیا ہے صلح در عدد۔ کہ
 جبکہ خدا تباری نے نہیں فرمایا۔ آپ نے ہرگز اعلان نہ کیا +

8- آپ تک آپ در ماننے مولانا کتنی تدار ہے۔ ان سپہ مسلم اتنے ہیں اور غیر مسلم اتنے؟

9- آج تک جو کلمہ الہی آپ پر نازلہ دیا یا اسام رتار ہے + اس در کچھ غونے براہ کرم
 آپ بھیج سکتے کہ نہیں؟

10- خدا تباری در پیادہ نام ہے گہرا تعلق خدا تباری در کلمہ قرآن مجید ہوتا ہے یا آیت
 قرآن پاک در کچھ کی تفسیر کھی ہے + ؟

فعلہ
 در اللہ
 خلافت اقر یہ یعنی
 کرامتہ مانیم ہ ادنیٰ اعظم
 خاکسار

